

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک مسجد میں امام ہوں اور جمعہ کے خطبہ کے لیے شیخ محمد بن صالح بن عثیمین کی کتاب "الاضیاء اللامع من الخطب الجوامع" سے استفادہ کرتا ہوں۔ اس کتاب میں حض کی ترغیب کے سلسلہ میں ایک خطبہ میں یہ عبارت بھی ہے کہ "عورت کے لیے سفر حج میں جو محرم کا ساتھ ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے تو یہ اس کی حفاظت و ضمانت کے لیے ہے۔ اس سلسلہ میں عوام میں جو یہ بات مشہور ہے کہ یہ اس لیے ہے کہ اگر وہ سفر حج میں فوت ہو جائے تو محرم اس کے تنگ کو کھول سکے تو یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ عورت جب فوت ہو جائے تو اس کے کفن کے تنگ کو ہر شخص کھول سکتا ہے خواہ وہ محرم ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صابزادی کو جب دفن کیا جا رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرماتے، آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں تو آپ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو قبر میں اترنے کا حکم دیا، حالانکہ آپ خود بھی تشریف فرماتے اور ان کے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔" میں نے جب اسے خطبہ میں بیان کیا تو اس پر ایک طالب علم نے اعتراض کیا کہ یہ صحیح نہیں تو اس سلسلہ میں آپ سے فتویٰ مطلوب ہے کیا یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

جی ہاں شیخ محمد بن صالح العثیمین نے اپنی کتاب "الاضیاء اللامع" میں جو یہ لکھا ہے کہ "سفر حج اور دیگر سفر میں عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے تو یہ اس لیے نہیں کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو وہ اس کے کفن کے تنگ کو کھول سکے" یہ بالکل صحیح ہے اسی طرح انہوں نے جو یہ استدلال کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صابزادی۔۔۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔۔۔ کی قبر کے پاس تشریف فرماتے اور آپ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ قبر میں اتریں اور دفن کریں [1] جب کہ حضرت ام کلثوم کے والد گرامی اور شوہر نامدار موجود تھے، تو یہ استدلال بھی بالکل صحیح ہے اور یہ بات بھی درست نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صابزادی کا خاصہ تھا، کیونکہ اصول عدم خصوص ہی ہے الایہ کہ خصوصیت کی کوئی دلیل ہو اور یہاں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں ہے۔

صحیح بخاری، الجناز باب من يدخل قبر المرأة حديث: 1342 [1]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

مساجد کے احکام: ج 2 صفحہ 60

محدث فتویٰ